Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۹ م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۶ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۲۳ تبوک ۱۳۵۳ہش ۲۳ ستمبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۱۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو اور ہر وقت دعاؤں میں لگے رہو

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ فرمودہ ۱۸ اگست ۱۹۴۷ء میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ مامور کا زمانہ اپنے ساتھ خوشیاں لاتا ہے۔ فرمایا:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکّہ سے ہجرت کی تو لوگوں نے سمجھا کہ ہم نے ان کے کام کا خاتمہ کر دیا ہے اور یہ حادثہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے ساتھیوں کے لئے زبردست حادثہ ہے لیکن جس کو لوگ حادثہ سمجھتے تھے کیا وہ حادثہ ثابت ہوا یا برکت۔ دُنیا جانتی ہے کہ وہ حادثہ ثابت نہ ہوا بلکہ وہ الٰہی برکت بن گیا اور اسلام کی ترقیات کی بنیاد اس پر پڑی۔ پس ہماری جماعت کو اپنے ایمانوں کی فکر کرنی چاہیئے اگر تم اپنے ایمانوں کو بڑھا لوگے اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کر لوگے تو تمہارے لئے سال میں صرف دُو عیدیں ہی نہیں آئیں گی بلکہ ہر نیا دن تمہارے لئے عید ہوگا اور ہر نئی رات تمہارے لئے نیا چاند لے کر آئیگی تم خدا تعالیٰ کی برگزیدہ جماعت ہو اور خدا تعالیٰ اپنی برگزیدہ جماعت کو اُٹھانے اور بڑھانے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اگر کوئی کوتاہی ہوتی ہے تو ہماری طرف سے ہوتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بچہ جب تک نہ روئے ماں اسے دودھ نہیں پلاتی لیکن ماں کی چھاتیاں ہر وقت بچے کو دُودھ دینے کے لئے تیار رہتی ہیں جونہی بچہ روتا ہے ماں اسے اُٹھا کر اپنی چھاتی سے چمٹا لیتی اور اسے دُودھ پلانے لگتی ہے پس اللہ تعالیٰ کے حضور ہر وقت دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کرو۔۔۔ میں تمہیں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ تمہیں مغموم ہونے اور مایوسی کی کوئی ضرورت نہیں۔ آج کا دن عید کا دن ہے اور عید کا دن بہرحال کثرت سے خوشی اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اگر کسی کے گھر میں کوئی حادثہ ہوگیا ہو یا اسے کوئی رنج پہنچا ہو تو اور بات ہے ورنہ عام طور پر یہ دن اپنے ساتھ بے شمار خوشیاں لاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم خود اپنے دلوں کو زخمی کرلو تو اور بات ہے ورنہ مامور کا زمانہ خوشیاں ہی لانے والا ہوتا ہے اور وہ بہرحال اُوپر کی طرف جاتا ہے نیچے کی طرف نہیں جاتا۔"

(خطباتِ محمودؓ جلد اوّل صفحہ ۲۹۵)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قُربِ الٰہی کا تیسرا اور آخری مرتبہ جو آئینہ خدا نما ہے حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ کیلئے مسلّم ہے

اس کی شعاعیں بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کر کے نورِ قدیم تک پہنچا رہی ہیں

"تمام نبیوں سے عہد و اقرار لیا گیا کہ تم پر واجب و لازم ہے کہ عظمت و جلالیت شان ختم الرسل پر جو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ایمان لاؤ اور ان کی اس عظمت اور جلالیت کی اشاعت کرنے میں بدل و جان مدد کرو۔ اسی وجہ سے حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گذرے ہیں وہ سب کی سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں حضرت موسٰی علیہ السلام نے توریت میں یہ بات کہہ کر کہ خدا سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے پہاڑ سے اُن پر چمکا صاف جتلا دیا کہ جلالیتِ الٰہی کا ظہور فاران پر آکر اپنے کمال کو پہنچ گیا اور آفتابِ صداقت کی پُوری پُوری شعاعیں فاران پر ہی آکر ظہور پذیر ہوئیں۔ اور وہی توریت ہم کو یہ بتلاتی ہے کہ فاران مکّہ معظمہ کا پہاڑ ہے جس میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جدّ امجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سکونت پذیر ہوئی اور یہی بات جغرافیہ کے نقشوں سے بپایۂ ثبوت پہنچتی ہے اور ہمارے مخالف بھی جانتے ہیں کہ مکّہ معظمہ میں سوئے بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی رسُول نہیں اُٹھا۔ سو دیکھو حضرت موسٰیؑ سے کیسی صاف صاف شہادت دی گئی ہے کہ وہ آفتابِ صداقت جو فاران کے پہاڑ سے ظہور پذیر ہوگا اُس کی شعاعیں سب سے زیادہ تیز ہیں اور سلسلہ ترقیات نورِ صداقت اسی کی ذات جامع بابرکات پر ختم ہے۔۔۔

اس تمام تقریر کا مدعا و خلاصہ یہ ہے کہ عند العقل قُربِ الٰہی کے مراتب تین قسم پر منقسم ہیں اور تیسرا مرتبہ قُرب کا جو مظہر اتم الوہیت اور آئینہ خدا نما ہے حضرت سیدنا و مولٰنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے مسلّم ہے جس کی شعاعیں ہزارہا دلوں کو منوّر کر رہی ہیں اور بے شمار سینوں کو اندرونی ظلمتوں سے پاک کر کے نورِ قدیم تک پہنچا رہی ہیں۔"

(سُرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۲۲۹ تا ۲۳۱)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۳ ماہ تبوک ۱۳۵۳ ہش

رمضان کی ایک عظیم الشان برکت

اللہ تعالیٰ نے روزہ کو ایک ڈھال قرار دیا ہے جس سے ایک مومن شیطانی حملوں سے محفوظ ہو کر اس قابل ہو جاتا ہے کہ شیطان کا کوئی وار بھی اس پر کارگر نہ ہو سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ایک حدیث قدسی میں بیان فرمایا ہے چنانچہ وہ حدیث جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یہ ہے:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ ــــ "کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ: اِنِّیْ صَائِمٌ

..... الخ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم ص ۲۵۵)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اُس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور مَیں خود اسکی جزاء بنوں گا یعنی اُس کی اِس نیکی کے بدلہ میں اُسے مَیں خود مل جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کوئی روزہ سے ہو تو وہ نہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے، اگر اُس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا جھگڑے تب بھی وہ جواباً نہ گالی گلوچ کرے اور نہ جھگڑے وہ صرف جواباً یہ کہہ دے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے..... الخ

اس حدیث شریف میں صرف ان معنوں میں ہی روزہ کو ڈھال قرار نہیں دیا گیا ہے کہ یہ انسان کو بیہودہ باتوں گالی گلوچ وغیرہ کرنے سے روکتا ہے بلکہ اس سے بہت زیادہ وسیع تر مفہوم میں روزہ کا ڈھال ہونا اس حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہی اور وہ یہ کہ روزہ کی حالت میں انسان وقتی طور پر تو شیطانی افعال سے بچتا ہی ہے لیکن اگر وہ رمضان کے روزے پوری شرائط کے ساتھ رکھے تو اسے ایک مستقل ڈھال میسر آ جاتی ہے جس کی اوٹ میں رہ کر وہ نہ صرف شیطانی حملوں سے بلکہ تمام باطنی اور ظاہری دشمنوں کے حملوں سے ہمیشہ ہمیش کے لئے محفوظ ہو سکتا ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی اپنی ڈھال۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یعنی انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزاء بنوں گا۔ یعنی اُس کی اس نیکی کی جزاء کے طور پر مَیں خود اسے مل جاؤں گا، اُس کا میرے ساتھ اتصال ہو جائے گا۔ اب ظاہر ہے جسے خدا مل جائے وہ اُس ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ہستی کی پناہ میں آ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ خود اُس کے لئے ایک ڈھال بن جاتا ہے۔ ایسے انسان پر جب کوئی حملہ کرتا ہے خواہ وہ حملہ اُس کی جان پر ہو، یا اس کے مال پر ہو، یا اُس کی عزت پر ہو، یا اُس کے مذہب پر ہو اُس کا دفاع خدا تعالیٰ خود کرتا ہے، وہ خود سپر بن کر ایسے انسان کے آگے آ جاتا ہے اور حملہ آور کو پسپا کر دکھاتا ہے۔ بھلا دنیا کی وہ کونسی طاقت ہو سکتی ہے جو خدائی سپر کو ناکارہ بنا سکے۔ پس روزہ ایک وقتی ڈھال کا ہی کام نہیں دیتا بلکہ ایک مومن کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی دائمی ڈھال مل جائے اور وہ ہر قسم کے باطنی اور ظاہری دشمنوں کے حملوں سے ہمیشہ ہمیش کے لئے محفوظ و مامون ہو جائے۔

اس نقطہ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو رمضان کا بابرکت مہینہ اس لئے آتا ہے کہ مومن اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی پناہ اور حفاظت میں لے آئیں۔ لیکن یہ پناہ اور یہ حفاظت انہیں کو نصیب ہوتی ہے جو تقویٰ کی روح سے مملوء ہو کر روزے رکھتے اور رمضان کی جملہ دیگر عبادات کو پورے عزم و تعہد کے ساتھ کمال ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کے زیر اثر بجا لاتے ہیں۔ اگر انسان اپنی ہستی پر غور کرے اور اپنے نفس اور ارد گرد کا جائزہ لے تو یہ حقیقت منکشف ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ وہ ہر طرف سے خطرات میں گھرا ہوا ہے اُس کی جان مال اور عزت و آبرو ہی خطرہ میں نہیں ہے بلکہ اس کی سب سے قیمتی متاع یعنی ایمان کو بھی ہر وقت صدہا خطرات لاحق ہوتے رہتے ہیں اور ان خطرات سے بچنے اور بالخصوص اپنی متاعِ ایمان کی حفاظت کرنے کے لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی سپر حاصل رہے اور وہ ہر دم اُس کی پناہ اور حفاظت میں ہو تاکہ کسی باطنی یا ظاہری دشمن کا وار اُس پر کارگر نہ ہو سکے۔ رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ نے مقرر ہی اس لئے کیا ہے کہ حقیقی مومن جو ایمان کی قدر و قیمت کو پہچانتے اور اس کی خاطر اپنی عزیز سے عزیز شئے قربان کرنے کو ایک سعادتِ عظمیٰ سمجھتے ہیں اپنے آپ کو خدائی سپر کے پیچھے لے آئیں یعنی وہ اس قابل بن جائیں کہ انہیں ہر دم اور ہر آن اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی تائید و نصرت حاصل رہے اور وہ بہمہ وجوہ اُس کی پناہ میں ہوں، گویا وہ ایک مضبوط قلعہ میں ہوں جس کے گرد فرشتے پہرہ دے رہے ہوں۔

جہاں ہر مومن کو فردی طور پر صدہا خطرات لاحق ہوتے ہیں وہاں خدائی جماعتوں کو بھی بحیثیت جماعت کچھ کم خطرات لاحق نہیں ہوتے۔ اُن کی حالت تو ظاہری و باطنی لحاظ سے بتیس دانتوں میں زبان کی طرح ہوتی ہے۔ اگر انہیں خدائی تائید و نصرت اور اس کی پناہ اور اس کی حفاظت حاصل نہ ہو تو ان کی ہستی ہی برقرار نہ رہے۔ ان کی تمامتر کوشش یہی ہوتی ہے کہ انہیں بہر طور و بہر حال اللہ تعالیٰ کی ڈھال یعنی اُس کی تائید و نصرت اور اُس کی پناہ اور حفاظت حاصل رہے۔ اسی لئے رمضان اور اس کی عظیم الشان برکات کی جو قدر خدائی جماعتوں کو ہوتی ہے وہ اَور کسی کو نہیں ہو سکتی۔ ان کی ہستی اور بقاء اور ان کی ترقی کا دار و مدار ہی اس بات پر ہوتا ہے کہ وہ رمضان کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہی نہیں بلکہ مالا مال ہونے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ روزوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنانے کا جذبۂ بے پناہ ہی تو تھا جس کے زیر اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس طرف مائل ہو گئے تھے کہ وہ رمضان کے بعد بھی روزے رکھتے ہی چلے جائیں گے یعنی زندگی بھر روزے رکھیں گے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کا علم ہوا تو آپؐ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور نصیحت فرمائی کہ وہ رمضان کے روزے پورے تعہد سے رکھنے کے علاوہ ہر مہینے ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کے روزے رکھ لیا کریں۔ ان کا یہ فعل انہیں دائمی طور پر خدائی ڈھال عطاء ہونے اور رہنے کے لئے کافی ہوگا۔

(بحوالہ مسلم کتاب النکاح وکتاب الصلوٰۃ اور ترمذی کتاب الصوم)

الغرض رمضان کے روزوں کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ ان کے ذریعہ حقیقی مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی دائمی ڈھال میسر آتی ہے اور وہ اُس کی پناہ اور حفاظت میں آ جاتے ہیں اور کوئی دشمن بھی ان کی متاعِ ایمان کو لوٹنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم رمضان کی اس عظیم الشان برکت کے پیشِ نظر رمضان کی مخصوص عبادات کو اس جذبہ و جوش اس ذوق و شوق اور اس ولولۂ عشق کے عالم میں پورے عزم و تعہد کے ساتھ بجا لائیں کہ اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کی رفیع الشان بشارت کے ہم مصداق بن جائیں اور اس کی دائمی پناہ اور دائمی حفاظت ہمیں نصیب ہو جائے اور ہمیں اُس کی پناہ اور حفاظت ہمیشہ حاصل رہے۔ اے خدا تو ہمیں اپنی جناب سے اس کی توفیق عطاء فرما اور ہم عاجزوں پر نظرِ کرم کرتے ہوئے تو ہماری سپر بن اور دنیا کو اپنے دستِ قدرت سے ہمیشہ ہی یہ نظارہ دکھاتا چلا جا کہ مَنْ عَادَ اِلٰی وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء علیہم السلام کی اہم قرآنی دعائیں

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

انبیاء علیہم السلام دنیا میں اللہ تعالیٰ کا مظہر اور اس کی قدرت کے نشان ہوتے ہیں انہیں جو اپنے رب سے پیوند ہوتا ہے دنیا اسے شناخت نہیں کرتی اس لئے دنیا کے فرزند انبیاء کرام علیہم السلام سے نہایت سختی سے پیش آتے ہیں انہیں گالیاں دیتے ہیں انہیں ملک و قوم و ملت کے غدار قرار دیتے ہیں ہر قسم کی اذیت پہنچاتے ہیں۔ ان کے درپے آزار ہوتے ہیں اور یہاں تک ان کا بس چلے دنیادار لوگ خدا کے نبیوں کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔

نبی ابتداء میں اکیلا ہوتا ہے لوگ اسے دیوانہ سمجھ کر نظر انداز کرتے ہیں مگر آہستہ آہستہ اس شمع کے گرد پروانے جمع ہونے شروع ہو جاتے ہیں لیکن چونکہ وہ غریب کمزور اور معاشرہ میں بے اثر لوگ ہوتے ہیں کہ اکابر منکرین انکو بھی درخور اعتناء نہیں سمجھتے البتہ وہ عوام کو انکی ایذاء دہی کے لئے اشارہ کر دیتے ہیں مگر ان غریب مومنوں کیلئے یہ اذیت ان کے عشق کو ابھارنے کا موجب بنتی ہے اور وہ ایمان میں اور بھی پختہ ہو جاتے ہیں ان کے ثبات قدم کو دیکھ کر متوسط طبقہ کے لوگ بھی دعوت دین کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ مومنوں کی تعداد بھی بڑھتی جاتی ہے۔ ان کی قوت و تنظیم بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے یہ بات قوم کے سرداروں کے لئے باعث فکرمندی بن جاتی ہے اور باہم مشورہ سے اپنے منصوبے بناتے ہیں جن سے خدا کے راستباز کی آواز کو بند کیا جا سکے اور مومنوں کو دنیا سے نابود کر دیا جائے وہ تکذیب و تکفیر کا ایک طوفان برپا کر دیتے ہیں اور اہل حق پر پوری قوت اور سامان سے حملہ آور ہو جاتے ہیں تب وہ گھڑی آجاتی ہے کہ خدا کا نبی اور خدا کے مومن بندے اپنے خدا کے آستانہ پر گر کر اس کی جناب میں نصرت کے طلب گار ہوتے ہیں یہی وقت ہوتا ہے جب یہ مضطرانہ دعاؤں سے عرش الٰہی میں حرکت پیدا کر دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ انبیاء کو مظفر و منصور ہوتے ہیں اور ان کی خاطر آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی یہ دعائیں ان کی صداقت کا عظیم ترین نشان ہوتی ہیں۔

قرآن مجید نے نبیوں کی دعاؤں کا ذکر فرمایا ہے۔ وہ دعائیں ہر قسم کی ہیں۔ ان میں اپنے لئے اپنے اہل و عیال اور بچوں کے لئے بھی دعائیں ہیں لیکن ہمارے آج کے مقالہ کا موضوع صرف وہ دعائیں ہیں جو نبیوں نے دشمنان حق کے تشدد اور ایذاء رسانیوں کے وقت کی تھیں۔ ان دعاؤں میں حضرت نوحؑ کی تین دعائیں ایک قسط کے طور پر شائع ہو چکی ہیں تاہم مقالہ کی تکمیل کے پیش نظر آج سارے قرآن مجید پر نظر ڈال کر ان جملہ دعاؤں کا ذیل میں یکجائی تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام نے مخالفین کے مقابلہ پر کیں اور قرآن مجید نے انہیں بطور عبرت و نصیحت ذکر فرمایا ہے۔ یہ دعائیں قرآن مجید کے شروع سے لے کر آخر تک کی آیات سے لی گئی ہیں امید ہے کہ احباب تدبر سے پڑھیں گے اور مستفید ہوں گے۔

پہلی دعا

فرمایا:-

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ

(البقرہ ع ۲۶)

کہ اے مسلمانو! کیا تم گمان کرتے ہو کہ تم یونہی جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی تک تم پر وہ حالت نہیں آئی جو تم سے پہلے لوگوں پر آچکی ہے انہیں ہر قسم کی تکالیف اور مصائب سے اور بیماریوں سے دو چار ہونا پڑا۔ ان پر شدید زلزلے لائے گئے یہاں تک کہ اس وقت کا رسول اور سب ایمان لانے والے پکار اٹھے کہ خدا کی نصرت کب آئیگی؟ خبردار اللہ کی نصرت یقیناً قریب ہے۔"

اس آیت میں سب نبیوں کی ایک مشترکہ دعا متی نصر اللہ کا ذکر ہے کہ اے ہمارے رب! ہم مغلوب ہو رہے ہیں۔ تیری نصرت کی جلد ضرورت ہے تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا کہ میں رسولوں اور مومنوں کی نصرت کروں گا۔ اب اس نصرت کا وقت آگیا ہے۔ ہماری التجا ہے کہ تیری نصرت جلد آئے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسی اضطراری دعائیں ضرور قبول کرتا ہوں۔ اب یہ دعا قبول ہو گئی ہے اور میری نصرت بہت جلد تمہارے شامل حال ہوگی۔

دوسری دعا

فرمایا:-

وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ۔

(البقرہ ع ۳۲)

جب حضرت طالوت اور اس کے لشکر دشمنوں کے سامنے ہوئے تو انہوں نے دعا کی کہ اے ہمارے رب! ہم پر صبر کو انڈیل دے اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں کافروں پر نصرت و غلبہ عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کے نتیجہ میں انہیں فتح ہوئی اور ان کے دشمن شکست کھا گئے۔

تیسری دعا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منکرین کے مقابل اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی ہے:-

اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

(آل عمران ع ۳)

ترجمہ:- اے اللہ تو بادشاہت کا مالک ہے تو جسے چاہتا ہے بادشاہت عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے۔ تیرے ہی ہاتھوں میں خیر و برکت ہے تو ہر چیز پر قادر ہے تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں۔ تو ہی زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے اور تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔

چوتھی دعا

بہت سے انبیاء کے ذکر پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

(آل عمران ع ۱۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ میدان مقابلہ میں یہی دعا کر رہے تھے کہ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمارے معاملہ میں ہماری بے جا زیادتی سے درگذر فرما اور ہمارے قدموں کو پختہ کر دے اور کافروں کے مقابلہ پر ہماری تائید فرما"

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان نبیوں اور ان کے ساتھی مومنوں کو کامیابی اور غلبہ حاصل ہوا۔

پانچویں دعا

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب حضرت شعیبؑ کی قوم نے انہیں کہا کہ یا تو تم لوگ ہمارے مذہب کو اختیار کرو۔ ورنہ ہم تم کو ملک سے نکال دیں گے تو حضرت شعیبؑ نے دعا کی:-

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۝ (الاعراف ع ۱۱) کہ اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما۔ تو بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

چھٹی دعا

حضرت موسےٰ علیہ السلام نے فرعون اور فرعونیوں کی سرکشی اور تمرد کے حد سے بڑھ جانے پر بارگاہ رب العزت میں یوں دعا کی۔

رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ (یونس ع ۹)

اے ہمارے رب! تو نے فرعون اور اس کے سرداروں کو اس ورلی زندگی کے اموال اور زینت و آرائش کے بہت سے سامان دئیے ہیں جس کا انجام یہ ہے کہ اے رب! وہ لوگوں کو تیرے راستہ سے گمراہ کر رہے ہیں۔ اب تو ان کے مالوں کو تباہ کر دے اور ان کے دلوں میں ان کی برائیوں کے باعث سختی پیدا کر دے۔ وہ جب تک دردناک عذاب نہ دیکھیں گے، ایمان نہ لائیں گے۔"

اس دعا کے بعد فرعونی تباہ و برباد کر دئیے گئے۔ ان کی سارا جاہ و حشمت ان کے کسی کام نہ آئی۔

"الفضل" میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

رمضان المبارک کی جامع برکات اور ہماری ذمہ داریاں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

لیلۃ القدر کی مبارک رات

قرآن اور حدیث سے ثابت ہے کہ رمضان کے مہینہ میں ایک خاص رات ایسی آتی ہے جس میں خدا کی رحمت اس کے بندوں کے قریب تک ہو جاتی ہے۔ اس رات کا نام لیلۃ القدر "یعنی عزت والی رات" رکھا گیا ہے جو روحانیت کے زبردست انتشار اور دعاؤں کی خاص قبولیت کی رات ہے اسلام نے کمال حکمت سے اس رات کی تعین نہیں کی۔ لیکن حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی روحانی مشاہدہ کے ماتحت اس قدر اشارہ فرمایا ہے کہ اسے رمضان کے عشرہ یا آخری سات دنوں کی طاق راتوں میں "تلاش کرو۔ لیلۃ القدر کے لئے رمضان کے آخری عشرہ کو اس لئے مخصوص کیا گیا ہے کہ رمضان کے ابتدائی بیس دنوں کے مسلسل روزوں اور نفلی نمازوں اور تلاوت قرآن اور دعاؤں اور صدقہ و خیرات وغیرہ کی وجہ سے مومنوں کے دلوں میں ایک خاص روحانی کیفیت اور خاص نورانی جذبہ پیدا ہو کر ان کے اندر قبولیت دعا کی غیر معمولی صلاحیت پیدا کر دیتا ہے۔ باایں ہمہ یہ خیال کرنا کہ لیلۃ القدر میں ہر شخص کی ہر دعا لازماً قبول ہو جاتی ہے اسلامی تعلیم کے صریح خلاف ہے جو دعا خدا کی صفت کے خلاف ہو یا خدا کی کسی سنت کے خلاف ہو یا خدا کے کسی وعدہ کے خلاف ہو یا دعا کرنے والے کے اپنی حقیقی مفاد کے خلاف ہو جسے وہ اپنی جہالت کی وجہ سے مانگ رہا ہو وہ ہرگز قبول نہیں ہو سکتی اور نہ ایسے شخص کی دعا قبول ہو سکتی ہے جس کا دل ناپاکیوں کا گھر ہو اور وہ محض منتر جنتر کے طور پر کوئی دعائیہ کلمہ زبان پر لا رہا ہو۔ قرآن مجید رمضان میں دعاؤں کے تعلق میں فرماتا ہے کہ

إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

ترجمہ: "یعنی اے رسول جب میرے بندے (نہ کہ شیطان کے بندے) میرے متعلق تجھ سے پوچھیں تو تو ان سے کہہ دے کہ میں اپنے بندوں کے بالکل قریب ہوں میں دعا کرنے والے کی دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہوں جبکہ وہ مجھے پکاریں۔ مگر ضروری ہے کہ وہ بھی میری باتوں پر کان دھریں اور مجھ پر سچا ایمان لائیں تا کہ ان کی دعائیں پایہ قبولیت کو پہنچیں۔"

پس لاریب لیلۃ القدر کی مبارک رات دعاؤں کی خاص قبولیت کی رات ہے جبکہ رحمت کے فرشتے زمین کی طرف جھک جھک کر مومنوں کی دعاؤں کو شوق و ذوق کے ساتھ اچکتے ہیں لیکن بہرحال یہ رات بھی ان شرطوں سے بالکل باہر نہیں جو دعاؤں کی قبولیت کیلئے خدائے حکیم و علیم کی طرف سے مقرر کی گئی ہیں مگر چونکہ یہ رات گویا خدا کے دربار عام کی رات ہے۔ اس لئے اس میں شبہ نہیں کہ اس رات میں ان شرطوں کو خدا کی وسیع رحمت نے کافی نرم کر رکھا ہے۔

لیلۃ القدر کی ظاہری علامات کے متعلق کچھ کہنا غالباً غلط فہمی پیدا کرنے والا ہوگا کیونکہ اس کی اصل علامت روحانیت کا انتشار ہے جسے دعاؤں کا تجربہ رکھنے والے مومنوں کا دل اکثر صورتوں میں محسوس کر لیتا ہے۔ مگر کیا اچھا ہو کہ ہمارے دوست ان چند راتوں کے بیشتر حصہ کو خاص کوشش کے ساتھ دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزاریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور ارشاد کی حکمت کو پورا کریں کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری راتوں میں "تلاش" کرو۔ ہمارے دادا اپنے آخری ایام میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ بر

عمر بگذشت و نماند است جز ایامے چند
بہ کہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند

"یعنی عمر گذر گئی اور اب صرف چند دن باقی ہیں کیا اچھا ہو کہ ان چند دنوں کو کسی کی یاد میں اس طرح خرچ کروں کہ شام کو بیٹھوں اور صبح کر دوں!"

رمضان میں اپنی کسی کمزوری کو دور کرنے کا عہد

بالآخر میں دوستوں کو بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنے بھائیوں اور بہنوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ ارشاد یاد دلاتا ہوں جس کی طرف میں پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ رمضان کا مہینہ نفس کی اصلاح کا خاص زمانہ ہے کیونکہ اس مہینہ کا ماحول اصلاح نفس کے ساتھ مخصوص مناسبت رکھتا ہے۔ اس مہینہ میں خاص عبادتوں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی وجہ سے گویا لوہا گرم ہوتا ہے، اور صرف چوٹ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے پس ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ رمضان کی دوسری ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ ان ایام میں اپنی کسی خاص کمزوری کو سامنے رکھ کر خدا سے عہد کریں کہ وہ آئندہ اس کمزوری کے ارتکاب سے کلی طور پر اجتناب کریں گے۔ اس کمزوری کے اظہار کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا ستار ہے اور ستاری کو پسند فرماتا ہے پس کسی پر ظاہر کرنے کے بغیر اپنے دل میں خدا سے عرض کرو کہ اے میرے آسمانی آقا! میں آئندہ اس کمزوری سے توبہ کرتا اور تیرے حضور عہد کرتا ہوں کہ اپنی انتہائی ہمت اور انتہائی کوشش کے ساتھ اس کمزوری سے ہمیشہ کنارہ کش رہوں گا۔ تو میرے قدموں کو استوار رکھ اور مجھے اس عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا کر۔

کہ بے توفیق کام آوے نہ کچھ پند

خدا تعالیٰ مجھے اور اس مضمون کے پڑھنے والوں کو رمضان کی بہترین برکات سے متمتع فرمادے اور ہماری انفرادی اور جماعتی دعاؤں کو قبول کرے۔

آمین یا ارحم الراحمین
واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(الفضل ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزیرۂ قبرص

از مکرم عبدالغفار صاحب بھاولپوری (شاھد)۔

:(۴):

آئین تیار ہوگیا ہے۔ اس کے نفاذ کی ذمہ داری، وہاں کے ہر باشندہ کے مال و جان کی حفاظت، اس کی ترقی و بہود کی ضمانت دی گئی۔ لیکن کیا یہ سب معاہدات و قراردادیں صرف فائلوں تک ہی محدود رہیں یا صحیح رنگ میں ان پر کوئی عملدرآمد بھی ہوا۔ وقت گزرتا گیا۔ حالات بگڑتے چلے گئے۔ عام ضرب المثل ہے کہ بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھا جاتی ہے۔ وہاں کے ترک باشندوں کے حقوق تلف ہوتے گئے۔ اکثریت نے اقلیت کو اپنے ظلم و استبداد کو تختۂ مشق بنانا شروع کیا۔

۳۰ر اکتوبر ۱۹۶۳ء میں قبرص کے صدر "مکاریُس" (جو عیسائی دنیا میں مذہبی لحاظ سے بھی بہت بڑے رہنما سمجھے جاتے ہیں) کا ایک بیان شائع ہوا کہ ترکی کو قبرص میں مداخلت کرنے کا کسی قسم کا حق حاصل نہیں۔ اگر اس نے کوئی مداخلت کی تو یہ حملہ تصوّر ہوگا۔ حوادثات نے جنم لینا شروع کیا۔ ہر روز قتل و غارت کی وارداتیں ہونے لگیں۔ قبرص کے حالات تیزی سے بدلنے لگے۔ ۲۱ر دسمبر ۱۹۶۳ء کو قبرص کی رومی اور ترک پولیس نے آپس میں گولی چلائی۔ اسمیں تین سپاہی مارے گئے اور بیس زخمی ہوئے اور اس کے بعد رومی پولیس ترک باشندوں پر ظلم ڈھانے لگی۔ اس فتنہ و فساد کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ "مکاریُس" آئین میں کچھ تبدیلیاں چاہتے تھے۔ وہ تبدیلیاں ترک آبادی کے خلاف تھیں۔

۲۴ر دسمبر ۱۹۶۳ء قبرص کے دارالحکومت میں ۱۲ ترک باشندوں کے مارے جانے کی خبر سے ترکی کی حکومت اور عوام پر غم و غصّہ کی لہر دوڑ گئی انتقام کا خون کھولنے لگا۔ دوسرے دن عصمت انونو مرحوم نے قبرص میں فوجی مداخلت کی ایک تجویز قومی اسمبلی میں پیش کی۔ اور یہ تجویز کثرت رائے کے ساتھ منظور ہوگئی۔ ترک افواج جزیرہ میں داخل ہونا شروع ہوئیں لیکن بڑی طاقتوں نے آگے بڑھ کر اس معاملہ کو رفع دفع کر دیا اور جنگ بند ہوگئی۔ ۱۹۶۷ء میں ترکی اور یونان کی ایک کانفرنس ہوئی کہ کس طرح مصالحت کی کوئی راہ پیدا ہو لیکن یونان الحاقِ قبرص پر مُصر رہا اور یہ کانفرنس بے نتیجہ ثابت ہوئی۔

قبرص کے حالات ترکوں کے خلاف سنگین سے سنگین تر ہوتے چلے گئے۔ ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جانے لگے۔ یونان کی یہ بھی کوشش رہی کہ قبرص کو نیٹو کا ممبر بنا دیا جائے لیکن مکاریُس اس کے خلاف تھے مکاریُس قبرص کے یونان کے ساتھ الحاق کے بھی خلاف تھے۔ کیونکہ اس سے ان کے ذاتی مفاد کو گزند پہنچتا تھا۔ انکو صدارت چھن جانے کا خدشہ تھا۔ اس لئے وہ یونان سے بھی اختلاف رکھتے تھے۔

۲ر جولائی ۱۹۷۴ء کو مکاریُس نے حکومت یونان کی طرف سے بھیجے ہوئے ۶۵۰ فوجی افسروں کے قبرص سے نکل جانے کا حکم صادر کیا اور کسی بھی حکومت کا فوجی لحاظ سے وہاں دخل دینا ممنوع قرار دیا۔ مکاریُس کا یہ حکم ریڈیو قبرص سے باقاعدہ نشر کیا گیا۔ اس پر حکومت یونان نے صدر مکاریُس کی حکومت کا تختہ اُلٹنے کی خفیہ سازشیں شروع کر دیں۔

۱۴ر جولائی ۱۹۷۴ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے مکاریُس کے محل کو قبرص میں مقیم یونانی فوجی دستوں نے گھیرے میں لے لیا۔ شہر کی سڑکوں پر ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں گھومنے لگیں۔ پورے شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ ریڈیو قبرص پر یونانی فوجی افسروں کا قبضہ ہوگیا اور وہاں صدر مکاریُس کے قتل کر دیئے جانے کی خبر نشر ہوئی۔ لیکن دوسرے دن اُن کے زندہ بچ نکلنے کا ثبوت اس طرح ملا کہ وہ گھر سے نکل کر "باف" کے شہر میں جا چھپے اور وہاں پر اپنے حامیوں کو اکٹھا کرنا شروع کیا۔ نیز ان کی ایک تقریر بھی شائع ہوئی کہ مَیں زندہ ہوں اور یونانیوں نے جھوٹ بولا ہے۔ باغیوں نے صدر مکاریُس کی جگہ "نیکوس سیمسون" کے قبرص کے صدر بننے کا اعلان کر دیا۔ (باقی)

ضرورت ہے

مجھے اپنے میڈیکل سٹور میں تجربہ کار سیلزمین جو میڈیکل سٹورز کا تجربہ رکھتا ہو خواہ کوالیفائڈ ہو یا نہ ہو۔ کی فوری ضرورت ہے۔
خواہشمند دوست فوری طور پر مجھ سے مل کر تصفیہ کرلیں۔

محمود الحسن قریشی
میڈیسن ہاؤس کچہری بازار سرگودھا

تحریک جدید کی آخری سہ ماہی

یکم ظہور (اگست) سے تحریک جدید کی آخری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے ہر عہدیدار جماعت کو جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کا کس قدر حصہ وصول کر کے مرکز میں پہنچا چکے ہیں۔ اختتام سال سے پہلے سو فیصدی وصولی کا اہتمام فرمایا جائے۔ کوشش فرمائی جائے کہ اس سال کو وصولی کے اعتبار سے ایک

مثالی سال

بنایا جائے۔ اگر اشاعت اسلام کے جذبہ سے یہ اہتمام کیا جائے تو ہم خرما و ہم ثواب والا معاملہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جملہ جماعتوں کو اس کی توفیق سعید بخشے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نماز میں لذّت اور ذوق پیدا کرنے کی دُعا

بے ذوقی نماز کو لذّت اور ذوق سے پُر نماز بنانے کے لئے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ایک دعا حضورؑ نے ملفوظات جلد چہارم میں بیان فرمائی ہے جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ فرمایا:۔

"یہ دعا کرے کہ:۔

"اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اِس وقت بالکل مُردہ حالت میں ہوں، مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آجاؤں گا، اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا، لیکن میرا دِل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلۂ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اُٹھوں اور اندھوں میں نہ جا ملوں"۔

"جب اِس قسم کی دُعا مانگے گا اور اِس پر دوام اختیار کرے گا، وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اُس پر ایسا آئیگا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رِقّت پیدا کر دے گی"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۲۱)

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

شہزین ❖ شہزین ❖ شہزین

مرض اٹھرا کی بہترین دوائی

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ ❖ ٹنڈو محمد خان ❖ گول بازار ربوہ

فون نمبر ۶۳۸ - دوائی منگوانے اور معائنہ کروانے کا انتظام گول بازار ربوہ میں بھی شروع کیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مال یا اولاد کے ذریعہ سے مدد کا آنا نیکیوں میں ترقی پر دلالت نہیں کرتا

دُنیا کی زینتوں میں جب بھی برکت عطا کی جاتی ہے تو اس میں انعام کے علاوہ ایک پہلو امتحان کا بھی ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء کو خطبۂ جمعہ میں سورۃ المومنون کی آیات ۵۶ تا ۶۲ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ سورہ مومنون کی اِن آیات میں فرماتا ہے کہ ہم دُنیا میں بہت سے لوگوں کو بڑا مال دیتے ہیں۔ اولادیں کثرت بخشتے ہیں اور جتھہ ان کو دیتے ہیں۔ اس طرح ہم ان کی بڑی مدد کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اگر وہ یہ سمجھیں کہ انہوں نے بہت سی نیکیاں کی ہیں اور یہ ان کی جزا ہے تو یہ ان کی سمجھ کا قصور ہے ایسا نہیں ہے۔

دُنیا میں مال کا ملنا یا اولاد میں برکت کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ ہی (اگر پورے کا پورا امتحان نہ ہو) ایک پہلو امتحان کا اور ایک پہلو جزا کا اپنے اندر رکھتا ہے۔ جہاں صرف امتحان کا پہلو مدِنظر ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ اس کے متعلق یہ فرماتا ہے اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ جو اموال اور اولادیں نے تم کو دی ہے وہ تمہارے لئے ایک امتحان اور آزمائش ہے۔ اگر تم اس امتحان میں کامیاب ہوگئے تو میرا انعام پاؤ گے اور اگر اس انعام میں ناکام رہے تو میرا غضب تم پر بھڑکے گا۔ مومنوں کو جو اموال دئے جاتے ہیں اور ان کے نفوس میں جو برکت ڈالی جاتی ہے اُس میں بھی صرف انعام کا پہلو نہیں ہوتا بلکہ ایک طرف انعام ہوتا ہے تو دوسری طرف امتحان بھی ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ کو ایک وقت میں بڑے ہی اموال عطا ہوئے۔ ایک ایک دن بعض دفعہ ان میں سے بہتوں کو لاکھ لاکھ یا اس سے بھی زیادہ رقوم مل جاتی تھیں مالِ غنیمت میں سے۔ مگر وہ یہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ایک انعام ہی کی شکل میں نہیں بلکہ اس میں ہمارے لئے امتحان اور ہماری آزمائش بھی مدِنظر ہے۔ اگر وہ اس کو محض انعام سمجھتے تو دوسروں کو اس میں حصہ دار نہ بناتے۔ اگر وہ یہ سمجھتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی محض رضا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا میں سے کسی اور کو حصہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن وہ یہ جانتے تھے کہ جہاں یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے ایک طرف، دوسری طرف اللہ تعالیٰ اس ذریعہ سے ہمارا امتحان بھی لینا چاہتا ہے اس پہلو کو مدِنظر رکھتے ہوئے بعض دفعہ وہ جس دن انہیں لاکھ لاکھ کی رقم ملتی تھی اسی دن وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسے خرچ بھی کر دیتے تھے تاکہ اس کی طرف سے زیادہ انعام انہیں ملے اور اس امتحان میں وہ کامیاب قرار دئیے جائیں۔

تو اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ مال یا اولاد کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد کا آنا اس بات کی علامت نہیں ہے کہ نُسَارِعُ لَھُمْ فِی الْخَیْرٰتِ کہ ہم ان کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھا رہے ہیں اور ان کے اُوپر یہ محض انعام کے طور پر فضل ہو رہا ہے کہ ان کے مالوں میں بھی برکت ڈالی جا رہی ہے اور ان کی اولاد میں بھی برکت ڈالی جا رہی ہے۔ وہ سمجھتے نہیں اور اس طرف متوجہ نہیں ہوتے کہ وہ جو یُسَارِعُوْنَ لَھُمْ فِی الْخَیْرٰتِ وَھُمْ لَھَا سٰبِقُوْنَ نیکیوں کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان کے مطابق جو سورہ آل عمران میں ہے وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور وہ جن میں مسابقت کی رُوح پائی جاتی ہے ان میں چار علامتیں پائی جاتی ہیں۔

اوّل۔ یہ کہ ھُمْ مِّنْ خَشْیَۃِ رَبِّھِمْ مُّشْفِقُوْنَ وہ خشیۃ اللہ سے لرزاں رہتے ہیں اور دوسری جگہ فرمایا وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ کہ وہ اپنے دل کی اِس کیفیت میں کسی اور کو اللہ کے سوا شریک نہیں بناتے۔ یعنی خشیۃ اللہ ہے اور صرف اللہ کی خشیت ہے کسی اور کی خشیت کی اس میں ملونی نہیں ہے۔ یہاں اللہ نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ کی بنیادی اور اصولی صفات میں سے صفتِ رب کو منتخب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ اپنے رب کی خشیت سے لرزاں رہتے ہیں خشیت کے معنی ایسے خوف کے ہیں کہ جس سے خوف پیدا ہو اس کی ذات اور صفات کا علم بھی ہو اور وہ ذات ایسی ہو کہ جب اس کا علم انسان کو حاصل ہو جائے تو اس کی عظمت بھی دل میں پیدا ہو۔" (باقی)

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۶۸ء ص ۲،۳)

مسجد مبارک میں درس قرآن مجید کا مبارک سلسلہ

ربوہ ــ یکم رمضان المبارک (۱۸ ستمبر) سے مسجد مبارک میں قرآنِ مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ بحمد اللہ تعالیٰ باقاعدگی سے جاری ہے۔ یکم تا ۳ رمضان محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے سورۃ فاتحہ سے سورۃ آل عمران رکوع ۹ تک درس دیا۔ ۴ رمضان سے حسب پروگرام محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد سورۃ آل عمران رکوع ۱۰ سے درس دے رہے ہیں آپ آج ۶ رمضان (۲۳ ستمبر) کو سورۃ مائدہ کے آخر تک اپنے حصہ کا درس مکمل کریں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ کل ۷ رمضان سے محترم مولانا غلام باری صاحب سیف سورۃ انعام سے درس دینا شروع کریں گے۔

جیسا کہ اطلاع شائع ہو چکی ہے مسجد مبارک میں نماز ظہر ایک بجے دوپہر ادا کی جاتی ہے۔ نماز کے معاً بعد درس شروع ہو جاتا ہے اور چار بجے سہ پہر تک جاری رہتا ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے کے اِس انمول موقع سے کماحقہٗ فائدہ اٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فیوض حاصل کرنے کا ذریعہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے۔ نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے۔ سو تم ویسی نماز تلاش کرو اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعے سے آتے ہیں سو اس کو سنوار کر ادا کرو تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کے وارث بنو۔" (ملفوظات جلد پنجم ص ۱۳۶)

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) ربوہ ــ دیرینہ خادمِ سلسلہ محترم ملک فضل حسین صاحب عرصہ سے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور تھے اب آپ کی دونوں آنکھوں میں موتیا اُتر رہا ہے جس کی وجہ سے لکھنا پڑھنا بھی متروک ہو گیا ہے نیز پیرانہ سالی کی وجہ سے بھی کمزوری دن بدن بڑھ رہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ملک صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کو کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔

نیز محترم ملک صاحب کی اہلیہ صاحبہ محترمہ بھی عرصہ سے اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں نیز کبھی کبھی دردِ گردہ کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بھی دعا کریں۔

(۲) مکرم جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے نائب ناظر بیت المال (آمد) ربوہ پاؤں کے ایک زخم کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ تمام ٹانگ پر ورم ہے اور آپ ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب دردِ دل سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴